سوال

(18) فن رجال کا علم کہاں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسا ہے جس کا تعلق دین اسلام سے ہے جب کہ وہ قرآن مجید اور اس کا ترجمہ و تشریح اور کتب احادیث مثلاً صحاح ستہ وغیرہ اور دینی لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ کرتا ہے لیکن وہ شخص عربی گرامر یعنی صرف و نحو اور اسماء الرجال کے فن سے پوری طرح واقف نہیں ہے اور وہ دعوت و تبلیغ کا شوق رکھتا ہے کیا ایسا شخص قرآن کی تفسیر (ابن کثیر) اور صحاح ستہ کی روشنی میں دعوت و تبلیغ کر سکتا ہے جب کہ بعض احباب کا کہنا ہے کہ ایسا شخص جو اسماء الرجال کے فن سے واقف نہیں وہ اس حدیث کا مصداق بن سکتا ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار)) (صحیح بخاری و مسلم)

کیا یہ درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں ایسا شخص دعوت تبلیغ کر سکتا ہے کیونکہ دعوت و تبلیغ کے لیے اسماء الرجال کے فن سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ دعوت تبلیغ کے لیے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں اس طرح کی کوئی حد بندی وارد نہیں ہوئی بلکہ تھوڑا بہت علم رکھنے والا بھی اسلام کی تبلیغ کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا :

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (آل عمران : ۱۱۰)

''تم بہترین ہو تم لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر تمام اہل کتاب بھی ایمان لے آتے ان کے حق میں تو بہتر تھا۔ ان میں سے تھوڑے ہیں جو ایمان لائے ورنہ اکثر نافرمان ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے امت محمدیہ سے خطاب فرمایا ہے کہ تمہیں بہترین امت بنا کر پیدا کیا ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے روکتے ہو اس آیت میں امت مرحومہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے صرف اس وجہ سے کہ اس امت میں دعوت و تبلیغ کا کام موجود ہے۔ (اچھے کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس امت کے سب لوگ عالم نہیں ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں جب کہ اس امت کے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو لاعلم اور جاہل ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو علم سے ناآشنا اور ناواقف ہیں تبلیغ کا اصل معنی یہ ہے کہ ہر اچھے کام کا حکم دینا اور ہر برائی سے روکنا یہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ ہر شخص بغیر علم کے تبلیغ کر سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ایسا حکم ارشاد ہوا ہے :

((عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بلغوا عنی ولو آیہ------الخ)) صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث : ٣٤٦١.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جو سنو اسے آگے پہنچاو اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، یعنی رسول اللہ ﷺ سے جس نے بھی جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ دوسروں تک پہنچائے۔''

ایک اور حدیث میں اس طرح کا حکم ارشاد ہوا ہے :

((الایبلغ الشاہد الغائب اوکما قال علیہ السلام)) صحیح البخاری کتاب المغازی رقم الحدیث :٤٤٠٦

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہر عام وخاص سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میری اس نصیحت کو جو لوگ حاضر ہیں غیر حاضر تک پہنچائیں اسلام کے پھیل جانے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عرصہ قلیل میں تمام دنیا تک پہنچ کر بے مثال ترقی کی جس کا اصل سبب بھی یہی ہے کہ جو بھی صحابی رسول اللہ ﷺ سے

سنتا تھا کہ اس کو بعینہ دوسروں تک بغیر کسی تاخیر کے پہنچا دیتا تھا۔

پھر آج کل کے مسلمانوں کی تنزلی (پستی) کا سبب بھی یہی ہے کہ جو انہوں نے اپنا فریضہ تبلیغ ترک کر دیا ہے بر عکس اس کے جو تھوڑی بہت تبلیغ کرتا ہے تو اس شخص سے مذاق کی جاتی ہے رب کریم ہمیشہ ہم مسلمانوں کی ہدایت فرمائے اور ہماری خطاون اور لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

آخر میں ایک اور آیت بھی پش کی جاتی ہے جس میں تبلیغ کا حکم وارد ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران :١٠٤)

''تم میں بھی ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتی رہے اور نیکی کا حکم دیتی رہے برائیوں سے روکتی رہے اور یہی کامیاب لوگ ہیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 116

محدث فتویٰ